بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd. No. L.5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱۱ر

یوم :- یکشنبہ ★ ۹ر شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۳ر شہادت ۱۳۳۴ھش ★ ۳ر اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۸۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲ر اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے کل شام جو تار موصول ہوئی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

کراچی یکم اپریل بوقت دس بجے صبح (بذریعہ تار) حضور نے رات آرام سے گذاری۔ طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حکومت افغانستان کا اظہارِ افسوس بالکل ناکافی ہے

پاکستانی پرچم کا احترام بحال کیا جائے سوئٹزرلینڈ روانہ ہونے سے قبل مسٹر محمد علی کا بیان

کراچی ۲ر اپریل۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی مشرق وسطیٰ میں مقیم پاکستان کے سفارتی نمائندوں کی کانفرنس کی صدارت کرنے کے لئے کل رات بذریعہ ہوائی جہاز سوئٹزرلینڈ کے مقام بانٹرو روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ افغانستان نے سفیر مقیم کراچی سردار محمد عتیق خان رفیق کی معرفت مجھے حکومت افغانستان کا ایک مراسلہ ملا ہے۔ جس میں پاکستانی سفارت خانے پر حملے کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا اس مراسلہ سے میری تسلی نہیں ہوئی ہے۔ یہ قومی وقار کا معاملہ ہے۔ اس حملے میں پاکستانی پرچم گرا کر اس کی توہین کی گئی ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ پاکستانی پرچم دوبارہ لہرایا جائے۔ اور افغانستان کی افواج اسے سلامی دیں۔ اس طرح ہمارے قومی پرچم کا احترام بحال ہو سکتا ہے۔ اس پر افغانی سفیر نے کہا کہ اس میں مجھے کچھ مشکل نظر آتی ہے۔ افغانستان کے وزیراعظم نے جوابی تجویز پیش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستانی بھی افغانستان کا جھنڈا گرا سکتے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے اس کے جواب میں انہیں لکھا ہے کہ پاکستانی باشندے شائستہ قوم ہیں وہ افغانستان کے جھنڈے کا احترام کرتے ہیں اور اس قسم کی کوئی بات پسند نہیں کرتے۔ افغانستان کے وزیراعظم کے جواب کا ابھی انتظار ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ر اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ کے دوران میں آپ نے احباب جماعت کو اپنے عمل اور اپنے کردار سے اُن روحانی اقدار کو زندہ رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ جو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کا امتیازی نشان ہیں۔ آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کے قیام کی آسمانی غرض کو ہم اس وقت تک پورا کرنے والے نہیں بن سکتے۔ جب تک کہ ہم میں سے ہر شخص کی زندگی اُن روحانی اقدار کی آئینہ دار نہ بن جائے کہ جنہیں احمدیت نے دنیا میں تیرہ سو برس بعد ایک مرتبہ پھر اجاگر کیا ہے آپ نے احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے بابرکت ہونے اور حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی۔

مشرقی بنگال میں شہری رسد کا محکمہ توڑ دیا گیا

ڈھاکہ ۲ اپریل۔ مشرقی بنگال میں شہری رسد کا محکمہ توڑ دیا گیا ہے۔ اس کا پانچ ہزار سے زیادہ ملازموں پر اثر پڑے گا۔ کیونکہ قریباً یہ سب تخفیف میں آ گئے ہیں۔ حکومت نے انہیں دوسرے محکموں میں کام پر لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

فرانسیسی فوجوں نے الجزائر میں قوم پرستوں کی سرگرمیاں ختم کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں

اگلے ہفتہ سارے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا جائے گا!!

پیرس ۲ر اپریل۔ فرانس کی حفاظتی فوج نے الجزائر میں قوم پرستوں کی سرگرمیوں کا خاتمہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ سارے ملک میں اگلے ہفتہ ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا جائے گا اس کی منظوری فرانس کی نیشنل اسمبلی سے حاصل کر لی گئی ہے۔ ابتداء میں ہنگامی حالات کا اعلان چھ ماہ کے لئے کیا جائے گا۔

نئی سڑکوں کی تعمیر

بغداد الجدید ۲ر اپریل۔ حکومت بہاولپور نے اگلے مالی سال کے لئے سڑکوں کی تعمیر کا ایک پروگرام تیار کیا ہے۔ جس پر ۲۸ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔

★ کراچی ۲ر اپریل۔ فرانسیسی سفیر مقیم کراچی نے حکومت پاکستان کو آثار قدیمہ کے متعلق ایک سو کتابوں کا ایک سیٹ پیش کیا ہے۔ پاکستان کے وزیر تعلیم نے یہ کتابیں وصول کیں۔ انہیں قومی لائبریری میں رکھا جائے گا۔

کامل شمعون انقرہ پہنچ گئے

انقرہ ۲ر اپریل۔ لبنان کے صدر جناب کامل شمعون ترکی کے سرکاری دورے پر انقرہ پہنچ گئے ہیں۔ لبنان کے وزیراعظم اس دورے کے سلسلے میں پہلے ہی انقرہ میں موجود ہیں۔ کل وزیراعظم نے ایک بیان میں کہا کہ لبنان ترکی کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھنے کا خواہاں ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مشرق وسطیٰ کے مسائل میں اسرائیل کے مسئلے کو اولیت حاصل ہے۔

امریکی سینیٹ نے پیرس کے معاہدوں کی توثیق کر دی

واشنگٹن ۲ر اپریل۔ امریکی سینیٹ نے کل جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے بارے میں پیرس کے سمجھوتوں کی توثیق کر دی۔ اب یہ معاہدے آخری منظوری کے لئے صدر آئزن ہاور کو پیش کئے جائیں گے۔

کوہ پیما آکسیجن استعمال نہیں کرینگے

کراچی ۲ر اپریل۔ نیوزی لینڈ کی جو جماعت قراقرم کی ۲۵ ہزار فٹ بلند چوٹی پر چڑھنے کی کوشش کرے گی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ آکسیجن استعمال نہیں کرے گی۔ کوہ پیما جماعت کے لیڈر نے کہا ہے کہ ہم صرف طبی ضرورت کے پیش نظر آکسیجن ساتھ لے جائیں گے۔

پاکستان کے تین فوجی افسروں کو عراق آنے کی دعوت

بغداد ۲ر اپریل۔ شاہی گھوڑوں کی نمائش دیکھنے کے لئے عراق کی حکومت نے پاکستان کے تین فوجی افسروں کو بغداد آنے کی دعوت دی ہے یہ فوجی افسر ۱۲ کو کراچی سے بغداد روانہ ہو رہے ہیں

مذہبی فرقوں نے سائیگاؤں کی ناکہ بندی اور سخت کر دی

سائیگاؤں ۲ر اپریل۔ جنوبی ویٹ نام کے وزیراعظم کی تین مخالف مذہبی جماعتوں نے شہر کی ناکہ بندی اور زیادہ سخت کر دی ہے دیہی علاقوں سے چاول کی فراہمی بالکل منقطع ہو گئی ہے اور شہر میں کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتیں بہت چڑھ گئی ہیں۔ ان فرقوں کی پرائیویٹ فوجوں کو اضلاع میں کمک بھیجنی شروع ہو گئی ہے۔

مسعود احمد ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ اپریل ۱۹۵۵ء

ایک سے زیادہ شادی

ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ ۲۵ مارچ ۱۹۵۵ء میں مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی نے "سچی باتیں" کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"سنگاپور ۸ مارچ ماہ جون میں مکہ میں جو عالمی کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس کے سامنے ایک اہم تحریک یہ آئے گی کہ مسلمانوں میں بیک وقت ایک ہی شادی کا رواج قائم کیا جائے۔ یہ بات آج یہاں مصر کے ایک وزیر کرنل انوار السادات نے بتلائی۔ کرنل موصوف عالمی مسلم کانفرنس کے ایک سکرٹری ہیں۔ اور مشرق بعید والے ملکوں کے مسلم باشندوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔"

جی ہاں یہ عالمی مسلم کانفرنس چاہے عورتوں کی ہو چاہے مردوں کی۔ اب اس کے سامنے یہ مسائل بھلا کیوں آنے لگے۔ کہ اسلام کی حکیمانہ شریعت نے مرد و عورت کے جو حق ایک دوسرے پر قائم کر دیئے ہیں۔ اور بڑے چھوٹے ہر ایک پر جو اپنے فرض کی تاکید ہے۔ ان پر عملدرآمد کیونکر کیا جائے۔ اس لئے کہ امریکہ برطانیہ اور روس کی فضائیں ان صداؤں سے ناآشنا ہیں۔ مسلم کانفرنس بھی تو بس انہیں آوازوں کو ہوا دینا چاہتی ہے۔ جن سے "مہذب" دنیا کی فضا گونج رہی ہے۔ اپنی گرہ میں تو جو کچھ فہم و بصیرت غیرت و خودداری تھی وہ پہلے ہی صاحبیت کی نذر ہو چکی ہے۔" (صدق جدید لکھنؤ ۲۵ مارچ)

مولانا کا یہ طنزیہ تبصرہ نہایت حق بجانب ہے۔ مسلمان اقوام یورپ کی تقلید میں آج ہر ایک اقدام کرنے کو تیار ہیں۔ خواہ وہ عقل و حکمت کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ اور خواہ یورپ خود اس کا کتنا ہی شاکی نہ ہو۔ یہی کثرت ازدواج کا مسئلہ ہے۔ جس کے متعلق پچھلے دنوں سے انگلینڈ سے خبریں آتی رہی ہیں۔ کہ کسی دنیادار نے نہیں بلکہ عیسائی مذہبی پیشواؤں نے ایک سے زیادہ شادی کرنے کے جواز کے لئے تحریک شروع کی ہوئی ہے۔ حالانکہ عیسائیت ہی کا یہ مسئلہ ہے۔ کہ ایک سے زیادہ شادی نہ کی جائے جس کی بنیاد متداول اناجیل میں مندرجہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض اقوال پر ہے۔ اس کے باوجود کہ عیسائیت کا یہ خاص مسئلہ ہے۔ اور اس کے زیر اثر یورپ میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنا قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ حالات نے آج یورپ کو بھی اتنا مجبور کر دیا ہے۔ کہ ان کے مذہبی پیشوا بھی جو دین کے احکام کے اجرا کے لئے متعصب ہوتے ہیں کثرت ازدواج کی حکمت کے معترف ہیں۔ انگلستان میں ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے عیسائی ممالک میں بھی کثرت ازدواج کے جواز پر اکثر غور و فکر ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ جس طرح اب یورپ نے بلکہ دوسری اقوام نے بھی طلاق کی حکمت کو تسلیم کر لیا ہے۔ کسی دن کثرت ازدواج کو بھی تسلیم کر لیں گے اور اس کے متعلق قانون کو نرم کر دیں گے۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ جب یورپ کے عیسائی ممالک کثرت ازدواج کے معتقد ہوتے جا رہے ہیں۔ تو آئے دن مسلمانوں میں ایک شادی کی تحریکیں کیوں زور پکڑتی جا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ اس سوال کو جیسا کہ مندرجہ بالا خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ مکہ میں آئندہ ماہ جون میں ہونے والی عالمی کانفرنس کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اسلام کا الٰہی قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے!

اس سوال کا سیدھا سا جواب تو وہی ہے۔ جو مولانا دریا بادی نے دیا ہے کہ "اپنی گرہ میں تو جو کچھ فہم و بصیرت۔ غیرت و خودداری تھی وہ پہلے ہی صاحبیت کی نذر ہو چکی ہے" یعنے ہم کسی سوال پر اس کی حکمت کے مطابق غور نہیں کرتے۔ بلکہ یورپ کی کورانہ تقلید کر رہے ہیں۔ اور چونکہ آج یورپ مادی ترقی میں تمام دنیا سے بازی لے گیا ہے۔ ہم ہر ایک بات کو جو اہل یورپ پسند کرتے ہیں اچھا سمجھتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے۔ کہ فی الحقیقت یہ بات مفید بھی ہے یا نہیں یہ درست ہے کہ ہم بہت بڑی حد تک اس وقت تمدنی اور معاشرتی رسومات وغیرہ میں یورپ کی کورانہ تقلید کر رہے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا سوال پر ہمیں ایک اور پہلو سے بھی غور کر لینا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس طرح یورپ موجودہ عیسائیت کے زیر اثر ایک شادی پر مصر ہے۔ اور اس کی وجہ سے جو مشکلات درپیش ہوگئی ہیں۔ ان کو اب بُری طرح محسوس کر رہا ہے۔ اسی طرح مسلمان بھی کثرت ازدواج کے جواز کے غلط استعمال کی وجہ سے بعض خاندانی مشکلات محسوس کرتے ہیں۔ بے شک اسلام میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ہے۔ مگر اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے ایسی شرائط بھی لگائی ہیں۔ کہ جن کو نگاہ رکھے بغیر اس اجازت کو استعمال کرنا جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ سوال یہ ہے کہ کتنے مسلمان ہیں جو دو دو یا زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔ اور ان شرائط کو پورا کرتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض ایک شادی کے حامی استدلال کرتے ہیں۔ کہ ان شرائط کا پورا کرنا ممکن نہیں۔ اگر اس جواز کی حکمتوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو یہ ممکن ہی نہیں بلکہ آسان ہے۔ اور کثرت ازدواج کے بہت سے انفرادی اور قومی فوائد ہیں خود یورپ کا آج کثرت ازدواج کی طرف رجحان اس کا بیّن ثبوت ہے کہ کثرت ازدواج انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اور اکثر حالتوں میں نہایت ضروری ہے۔ لیکن جب تک ہم اس قابل نہ ہوں۔ کہ ان متعلقہ شرائط کو پورا کر سکیں جو اللہ تعالےٰ نے لگائی ہیں تو اس کی وجہ سے مشکلات بھی راہ پا جاتی ہیں۔

آج یہی مشکلات ہیں جن کی وجہ سے بعض جلد باز مسلمان کثرت ازدواج کی حکمتوں پر غور کئے بغیر مغرب کی تقلید میں ایک شادی پر زور دینے لگتے ہیں۔ حالانکہ ان مشکلات کا وہ علاج نہیں۔ بلکہ اس کا صحیح علاج یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کو اسلامی شعار کا صحیح معنوں میں پابند بنائیں۔ اور ان معتدل حدود سے باہر نہ نکلیں۔ جو حکیم مطلق اور صانع فطرت نے اس کے لئے مقرر کر دی ہیں۔

خدائے دو جہاں ہر گام پر تیرا محافظ ہو

از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض پروفیسر جامعۃ المبشرین

نہ اب دل ہے وہ دل اپنا نہ اب دل کی خوشی اپنی
کچھ اس انداز سے اب کٹ رہی ہے زندگی اپنی

مرے آقا تری فرقت میں یوں محسوس ہوتا ہے
کہ جیسے لٹ گئی ہو سب متاعِ زندگی اپنی

خوشا وہ دن کہ تجھ سے محفلِ ربوہ درخشاں تھی
تجھے مل کر بجھا لیتے تھے دل کی تشنگی اپنی

خدائے دو جہاں ہر گام پر تیرا محافظ ہو
کہ تیری زندگی سے زندگی ہے زندگی اپنی

تمہی ہو زینتِ محفل تمہی ہو جانِ میخانہ
تمہارے دم سے رشکِ آگہی ہے بیخودی اپنی

تمہی ہو جلوہ آرا ہر گھڑی کاشانۂ دل میں
تمہی سے تو فروزاں ہے یہ شمعِ عاشقی اپنی

جدائی کی یہ گھڑیاں اس کشاکش میں گذرتی ہیں
کہ جانے دور ہوگی کس طرح افسردگی اپنی

الٰہی آبرو رکھ لے ہماری التجاؤں کی
ریاضِ بے نوا آیا ہے لیکر بیکسی اپنی

ضروری اعلان

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ شیخ فیض قادر حال ساکن کراچی جو باٹا کمپنی میں ملازم تھے۔ جب باٹا کمپنی نے انہیں نکالا۔ تو انہوں نے مجھ سے ۲۰،۰۰۰ روپیہ طلب کی۔ کہ وہ تجارت کریں گے۔ میں نے وہ روپیہ ان کو دے دیا۔ اور ساتھ شرط تھی کہ انٹرنیشنل تجارت کرنی ہے۔ پاکستان کے اندر کی تجارت نہیں کرنی۔ کیونکہ وہ زیادہ نفع مند ہوتی ہے۔ اور لاہور میں ہمیں جو مکان ملا ہوا تھا۔ اس میں ان کو دوکان کے لئے حصہ دیا۔ اور رہائش کے لئے بھی۔ لیکن انہوں نے معاہدہ کے خلاف تجارت کی۔ اور اس میں نقصان اٹھایا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ کئی ہزار کا جو نقصان ہو چکا ہے۔ اس سے جو روپیہ بچا ہے۔ وہ مجھے دے دو۔ باقی پر میں صبر کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس کا انہوں نے وعدہ کر لیا۔ یہ شیخ فیض قادر صاحب وہ ہیں جن کے والد بھی میرے پاس ملازم تھے۔ بھائی بھی اور بھتیجا بھی میرے پاس ملازم تھے۔ اور ان کے کئی مواقع تعلیم شادی وغیرہ پر میں دل کھول کر مدد کرتا رہا ہوں۔ ان پر فرض تھا۔ کہ میرے ساتھ کم از کم دھوکہ نہ کرتے۔ مگر باوجود اقرار کر لینے کے انہوں نے وہ تجارت بند نہ کی۔ اور وہ روپیہ مجھے نہ دیا۔ بلکہ اس میں سے ایک معقول رقم اپنے اخراجات کے لئے ماہوار نکالتے رہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد مطالبہ کیا۔ کہ میرے آپ کے ذمے اتنے روپے ہیں۔ جب ان کو ان کی تحریرات دکھائی گئیں۔ کہ آپ تو اقرار کر چکے ہیں۔ کہ میں تجارت نہیں کرونگا۔ اور آپ سے تنخواہ وصول نہیں کروں گا۔ تو انہوں نے ایک معاہدہ لکھ دیا۔ جس میں یہ شرطیں کیں۔ کہ وہ آئندہ چار ہزار (۴۰۰۰) روپے سالانہ کر کے نقصان کی رقم ادا کر دیں گے۔ لیکن اس معاہدہ کو پانچ سال گذر گئے ہیں۔ انہوں نے چار ہزار چھوڑ کے چار روپے بلکہ چار آنے بھی ادا نہیں کئے۔ احباب سمجھ سکتے ہیں کہ یہ لین دین کی غلطی نہیں۔ بلکہ اسلامی شرافت کی تضحیک اور خلاف ورزی ہے۔ اس لئے نہیں کہ یہ فعل انہوں نے میرے ساتھ کیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جماعت کے اخلاق بلند ہوں۔ میں ان کے جماعت سے اخراج اور مقاطعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ربوہ سے باہر ہوں۔ اس لئے امور عامہ کی رپورٹ کا انتظار نہیں کرتا۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ شیخ فیض قادر سابق ساکن کھاریاں حال کراچی کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ اور ان سے کلی طور پر مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ آئندہ جو ان سے ملے گا۔ کم سے کم میں اس سے نہیں ملوں گا۔ باقی ایسا شخص جس کی چار پشتیں ممنون احسان ہوں۔ وہ اگر ایسا سلوک کرے۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ خدا اس سے کیا معاملہ کرے گا۔ میں بددعا نہیں کرتا۔ مگر ایسے شخص اور اس سے ہمدردی رکھنے والوں کے لئے دعا کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کیونکہ اس طرح جماعت کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار۔ (دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

مجلس مشاورت کے سلسلے میں ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایجنڈا مجلس مشاورت احباب کو بذریعہ ڈاک بھیجا جا رہا ہے۔ مجلس مشاورت انشاء اللہ بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۵۵ء بروز جمعرات بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے ہال میں شروع ہوگی

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت اور احباب جماعت کا فرض

قبولیتِ دعا کے بعض اہم اور ضروری طریق

خورشید احمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت۔ حضور کے پیغامات اور پھر بغرض علاج سفر یورپ تشریف لے جانے کی وجہ سے احباب جماعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرنے۔ صدقات دینے روزے رکھنے اور قربانی کی رفتار کو تیز کرنے کی ایک رَو پیدا ہو گئی ہے۔ یہ رَو انشاء اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ثابت ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کا موجب ہوگی۔ بشرطیکہ ہم اس پر قائم رہیں۔ اور اس میں کمی نہ کریں جب تک کہ حضور صحت کاملہ کے ساتھ پھر ہمارے درمیان رونق افروز ہو جائیں۔

دعاؤں اور صدقات کے سلسلہ میں ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ارشاد فرمودہ وہ ہدایات ضرور ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ جو وقتاً فوقتاً گزشتہ ایام میں الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی قبولیت کے بعض نہایت اہم طریق بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ انہیں بھی ملحوظ رکھیں۔

پہلا طریق

حضور فرماتے ہیں۔ سب سے پہلا طریق جو میں بتانا چاہتا ہوں۔ وہ اسی آیت میں ہے۔ جس سے میں نے ابتدا کی ہے۔ واذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ میرے بندے جب میری نسبت سوال کریں۔ یعنے کہیں کہ خدا کس طرح دعا قبول کرتا ہے۔ تو کہو فانی قریب میں سب سے بہتر دعا کو پورا کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میری ایک صفت یہ بھی ہے کہ میں ہر ایک چیز کے قریب ہوں۔ دعا کرنے والے کے بھی اور جس دعا کے لئے دعا کی جائے اس کے بھی۔

یہاں ایک سوال ہو سکتا تھا۔ اور وہ یہ کہ ایک قریب ہونے والا تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک چپڑاسی بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا کہ کسی کرسی پر بیٹھ سکے۔ اسی طرح چترا تھامنے والا وزیر سے بھی زیادہ بادشاہ کے قریب بیٹھا ہوتا ہے مگر کیا وہ وزیر کی کرسی پر بیٹھنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں تو انسان کا خدا کے نزدیک ہونے سے یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا بھی قبول کرے گا۔ اور وہ اس وجہ سے فائدہ حاصل کرے گا۔ اسکے متعلق خدا تعالیٰ نے ایسا گر بتایا ہے۔ جس میں اس سوال کا جواب بھی آجاتا ہے۔ اور جو عام طور پر فطرت انسانی میں کام کرتا نظر بھی آتا ہے۔ اور وہ یہ کہ فلیستجیبوا لی تم میری ہر ایک بات مان لیا کرو۔ اور جو حکم ہم نے تمہارے لئے بھیجے ہیں۔ ان پر عمل کرو اور اپنی تمام حرکات و سکنات کو شریعت کے ماتحت لے آؤ۔ تو پھر تمہاری دعائیں قبولیت میں بہت بڑھ جائیں گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ خادم کو انعام اسی وقت ملا کرتا ہے۔ جبکہ آقا خوش ہوتا ہے۔

دوسرا طریق

دوسرا گر بھی اسی آیت میں ہے۔ اور وہ یہ کہ فرمایا ولیومنوا بی اگر میرے بندے دعا قبول کروانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ مجھ پر ایمان بھی لائیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ زائد الفاظ ہیں۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تمام باتیں مانے گا۔ ضرور ہے کہ وہ ایمان بھی لائے گا۔ اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ مانیگا بھی نہیں۔

یہاں خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے اس کی شریعت پر ایمان لانا مراد نہیں ہے بلکہ دعا کے قبول ہونے کا ایک اور گر بتایا ہے۔ جس کے نہ سمجھنے سے بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اور ان کی دعائیں رد کی گئی ہیں۔ وہ گر یہ ہے کہ انسان شریعت کے تمام احکام پر عمل کرے۔ اور دعائیں مانگے۔ اور ساتھ ہی اس بات پر ایمان رکھے۔ کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شریعت کے احکام پر بڑی پابندی سے عمل کرتے ہیں۔ انکے دل میں خشیت اللہ بھی ہوتی ہے۔ بڑے خشوع و خضوع سے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ مگر پھر یہ کہتے ہیں کہ فلاں اتنا بڑا کام ہے۔ اسکے متعلق دعا کہاں سنی جا سکتی ہے۔ یا یہ کہتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا خدا کہاں سنتا ہے۔ اس قسم کا کوئی نہ کوئی خیال شیطان ان کے دل میں ڈالدیتا ہے۔ جس سے ان کی دعاؤں میں قبولیت نہیں ہوتی۔ اس نقص سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بات پر ایمان رکھو کہ جب تم ہمارے احکام پر اچھی طرح چلو گے۔ تو میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا۔ جب یہ یقین ہو تو پھر دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی زبان سے دعا کرتا ہے لیکن اسے یقین نہیں کہ خدا اس کی دعا قبول کرے گا۔ تو کبھی اس کی دعا قبول نہ ہوئے گی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ بندہ کے یقین پر دعا

قبول کرتا ہے۔ کسی کو یقین ہی نہ ہو۔ تو لاکھ ہاتھا رگڑے۔ ناک گھساتے گھساتے دب جائے۔ حلق بیٹھ جائے۔ کبھی دعا قبول نہ ہوگی۔ جس کو خدا پر امید نہیں ہوتی۔ اس کی دعا وہ نہیں سنتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لاتیئسوا من روح اللہ۔ اللہ کی رحمت سے کبھی نا امید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت سے کوئی ناشکرا انسان ہی نا امید ہوتا ہے۔ ورنہ جس نے اپنے اوپر خدا تعالےٰ کے اس قدر نشان دیکھے ہوں۔ جن کو وہ گن بھی نہ سکتا ہو۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کرسکتا۔ کہ میرا فلاں کام خدا نہیں کرے گا۔ اور فلاں دعا قبول نہیں ہوگی۔ خواہ اس کی کیسی ہی خطرناک حالت ہو۔ اور وہ کیسی ہی مشکلات اور مصائب میں گھرا ہوا ہو۔ پھر بھی وہ یہی سمجھتا اور یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ سے بھی یہ سب کچھ دور ہو سکتا ہے۔ اور خدا ضرور دور کردیگا۔ اور اگر اسے دعا کرتے کرتے بیس سال بھی گزر جائیں۔ تو بھی یہی یقین رکھتا ہے۔ کہ میری دعا ضائع نہیں جائیگی۔ اور اس وقت تک دعا کرنے سے باز نہیں رہتا۔ جبتک کہ خدا تعالیٰ ہی منع نہ کردے۔ کہ اب یہ دعا مت کرو۔ گو اسکی دعا قبول نہ ہوئی۔ لیکن آخرکار اللہ تعالےٰ کے کلام کا شرف تو حاصل ہوگیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے فرما دیا۔ اب دعا نہ مانگو۔ تو جب تک خدا تعالیٰ منع نہ کرے۔ اس وقت تک دعا کرنے سے نہیں رکنا چاہیئے۔ دعا قبول نہ ہو تو بھی انسان کو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ دعا کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ اگر اب قبول نہیں تو پھر سہی۔ دیکھو بعض اوقات جب بچہ باپ سے پیسہ مانگتا ہے۔ تو اسے نہیں بھی ملتا۔ لیکن اس کے بار بار کے اصرار سے مل ہی جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کو کرنا چاہیئے۔ اگر ایک دفعہ قبول نہ ہو۔ تو دوسری دفعہ سہی۔ دوسری دفعہ نہ سہی تو تیسری دفعہ سہی۔ تیسری دفعہ نہ سہی تو چوتھی دفعہ سہی۔ حتیٰ کہ کبھی تو ہو ہی جائیگی۔ اس لئے مانگنے سے نہیں رکنا چاہیئے۔

تیسرا طریق

دعا کرنے کا تیسرا طریق یہ ہے۔ کہ ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے جو پیارے ہوتے ہیں۔ ان سے جو سلوک کرتا ہے۔ وہ بھی ان کی نظروں میں پیارا معلوم دینے لگ جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی ایک بچہ کو ہلاکت سے بچالے۔ تو اس بچہ کے ماں باپ اس کے شکرگذار ہوں گے۔ اور اسے یہ نہیں کہیں گے۔ کہ تو نے بچہ کو بچایا ہے۔ نہ کہ ہم تیرے مشکور ہوں۔ تو یہ محبت کا تقاضہ ہے۔ کہ جو چیز کسی کی محبوب ہوتی ہے۔ جب اس کو کوئی فائدہ پہنچائے۔ یا اسکی نسبت کوئی اچھی بات کہے۔ تو محب کے دل میں اس کی بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی گُر دعا میں بھی انسان استعمال کرسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اس سے بہت زیادہ محبت انسانوں سے ہوتی ہے۔ جو بندوں کو بندوں سے ہوتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ محبت کی بنیاد تعلق پر ہوتی ہے۔ چونکہ بندوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ابتداء کے لحاظ سے بھی اور انتہا کے لحاظ سے بھی عارضی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی محبت خواہ کتنی ہی زیادہ ہو۔ پھر بھی خدا کی محبت کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی محبت دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ پس جس طرح اگر کوئی کسی انسان سے محبت کرتا ہے۔ تو اس کے محب کے دل میں اس کی محبت اور الفت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے بندوں پر اگر کوئی احسان مروّت اور رحم کرے۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ تو دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور اس کے لئے دعا کرنی ہو۔ تو اس وقت کسی ایسے انسان کے جو کسی قسم کے دکھ اور تکلیف میں ہو۔ آزار کو دور کیا جائے۔ یا دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کے کسی بندے سے ایسا سلوک کرے گا۔ تو اسکی وجہ سے خدا تعالےٰ اس کے دکھ اور مشکل کو دور کردے گا۔ کیونکہ اس نے اس کے ایک بندے کا دکھ دور کیا تھا۔ یہ بہت اعلیٰ طریق ہے۔ کہ دعا کرنے سے پہلے کوئی ایسا شخص تلاش کرنا چاہیئے جو کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو۔ خواہ وہ تکلیف جانی ہو یا مالی۔ عزّت کی ہو یا آبرو کی۔ کسی قسم کی ہو۔ تم کوشش کرو۔ کہ دور ہو جائے۔ آگے دور ہو یا نہ ہو۔ اس کے تم ذمہ دار نہیں ہو۔ تم اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق زور لگا دو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ کے حضور جاؤ۔ اور جا کر اپنے مدعا کے لئے دعا کرو۔ اس طریق سے دعا بہت جلد قبول ہو جائے گی۔

چوتھا طریق

یہ ہے کہ وہ انسان جو اس درجہ کو نہ پہنچے ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں خود دعائیں سکھائے۔ اور بتائے۔ کہ یہ دعا کرو۔ اور یہ نہ کرو۔ وہ دعا کرنے سے پہلے کثرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں

پانچواں طریق

پانچواں گر یہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کی حمد کرے۔ یہ بھی ایک عام طریق ہے۔ جو اسلام کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے۔ اور فطرت انسانی میں بھی پایا جاتا ہے۔ دیکھو فقراء جب مانگنے آتے ہیں۔ تو جس سے مانگتے ہیں۔ اس کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ کبھی اسے بادشاہ بناتے ہیں۔ کبھی اس کی بلند شان ظاہر کرتے ہیں۔ کبھی کوئی اور تعریفی کلمات کہتے ہیں۔ حالانکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس میں کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی۔ مگر مانگنے والا اس طرح کرتا ضرور ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے آپ کو بڑا محتاج اور سخت حاجتمند بھی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس طرح کرنے سے میں اپنے مخاطب کو رحم اور بخشش کی طرف متوجہ کرلوں گا۔ اللہ تعالےٰ کی تو جس قدر بھی تعریف کی جائے۔ وہ کم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سب خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اس لئے انسانوں وغیرہ کی جو تعریف ہوتی ہے۔ وہ کیا سب سچی ہوتی ہے۔ اس لئے جب کبھی دعا کی ضرورت ہو۔ تو دعا کرنے سے پہلے خدا تعالےٰ کی حمد کرلینی چاہیئے۔

چھٹا طریق

دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی یاد رکھو۔ کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو۔ گو ہر ایک دعا کرنے والا نہیں سمجھتا اور نہ محسوس کرتا ہے، مگر جو محسوس کرتے اور کرسکتے ہیں۔ ان کا تجربہ ہے۔ کہ جب انسان دعا کرتا ہے۔ تو اسے خدا تعالیٰ کا ایک قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس کی روح اللہ تعالےٰ کے حضور کھینچی چلی آتی ہے۔ گو دیکھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ خدا نظر آرہا ہے۔ مگر جس طرح خواب میں روح کو جسم سے آزاد کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس وقت خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے روح الگ کی جاتی ہے۔ چونکہ روح کی صفائی جسم کی صفائی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور روح کی ناپاکی جسم کی ناپاکی سے اس لئے اگر جسم ناپاک ہو۔ تو روح پر بھی اس کا ناپاک ہی اثر پڑتا ہے۔ اور اگر جسم پاک ہو۔ تو روح پر بھی اس کا پاک ہی اثر پڑتا ہے۔

ساتواں طریق

پھر دعا کی قبولیت کے لئے ایک اور طریق ہے، اور وہ یہ کہ دعا کے لئے ایسا وقت انتخاب کیا جائے۔ جبکہ خاموشی ہو۔ مثلاً اگر دن کا وقت ہے۔ تو جنگل میں کسی ایسی جگہ چلا جائے۔ جہاں سمجھے کہ کوئی میرے خیالات میں خلل انداز نہ ہو سکے گا۔ یا رات کے وقت جبکہ سب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ دعا کرے۔ اس طرح یہ ہوتا ہے، کہ خیالات پراگندہ نہیں ہو پاتے۔ جب کسی ایسی جگہ یا ایسے وقت دعا کی جاتی ہے۔ کہ اِدھر اُدھر سے آوازیں آتی رہتی ہیں۔ تو دعا کی طرف خاص توجہ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح توجہ کبھی کسی طرف چلی جاتی ہے، اور کبھی کسی طرف۔ کیونکہ انسان کی طبیعت میں تجسس کا مادہ ہے۔ اس لئے ذرا سی آواز آنے پر جھٹ اُدھر متوجہ ہو جاتا ہے۔ تا معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے وہ لوگ جن کو جلوت سے خلوت میسر نہیں آسکتی۔ یا آتی تو ہے مگر تھوڑی دیر کیلئے ایسے وقت دعا کریں جبکہ خاموشی ہو۔ یا ایسی جگہ کریں جہاں کسی قسم کا شور نہ ہو۔

نوائے شوق

(اختر گوبند پوری)

(۱)

بصد خلوص و عقیدت کھلی زبانِ شوق | ہزار سہمی ہوئی التجائیں ہیں لب پر
نڈھال دل ہیں ہمارے یہ فکرِ فضلِ عمر | ہیں اشک آنکھوں میں لرزاں دعائیں ہیں لب پر

(۲)

خدا کرے یہ سفر باعثِ حیات بنے | خدا کرے کہ شفایاب ہوں ہمارے حضور
نگاہِ اہلِ جماعت کا آسرا ہیں وہی | ہمارے سر پہ رہیں سایہ ریز پیارے حضور

(۳)

حضور! اب دلِ حسرت زدہ یہ کہتا ہے | خدا سے مانگیں سوا آپ کے کسے ہم لوگ
ہمارے دل میں اسی نور کا اجالا ہو | لگا کے سینے سے رکھے ہے جسے ہم لوگ

(۴)

تیری اماں میں رہے اے خدائے ارض و سما | یہ اک امانتِ عظمت شعار ہے اپنی
تو اپنے فیضِ مکمّل سے اسکو صحت دے | فسردہ رنگ خزاں میں بہار ہے اپنی

(۵)

یہ التجا مجھے کرنا ہے ارضِ یورپ سے | قدومِ فضلِ عمر نے تجھے یہ شرف دیا
یہ پیشوائے حقیقت یہ ہادیٔ کامل | خدا نے جس کو حقیقت فروز ظرف دیا

مسیحِ پاک کا فرزند ہے یہی مہماں
اسی سے ملتا ہے شاہوں کو برکتوں کا نشاں

جائز مقصد کیلئے ناجائز ذرائع

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

اسلام نہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ہمارا مقصد نیک ہو۔ بلکہ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کے حصول کے لئے جو ذرائع ہم اختیار کریں وہ بھی نیک ہوں۔ اگر آپ نے مقصد متعین کر لیا ہے اور وہ نیک مقصد ہے۔ تو آپ اس کے لئے ذرائع بھی نیک ہی اختیار کریں۔ فرض کیجئے میاں بیوی کا جھگڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ نے دونوں کو ایک لڑکا بھی عطا فرمایا ہوتا ہے۔ بیوی نے خاوند کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے کے لئے بچے کو دودھ دینا بند کر دیا ہے۔ یا بچے کو خاوند کے پاس چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے کہ اس طرح خاوند میری بات ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ یا میاں بیوی کی جدائی ہو گئی ہے۔ اب بیوی کو پتہ ہے کہ میرا میاں بچے کو سنبھال نہیں سکتا۔ وہ بچہ اسکے منہ پھینک دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اسکا خرچ دو تب اس کی نگہداشت کروں گی (وہ خاوند کی حیثیت سے زیادہ کا مطالبہ کرتی ہے) یا خاوند کو پتہ ہے کہ بیوی بچے کے بغیر نہیں رہ سکے گی۔ تو وہ کہتا ہے اگر بچے کو رکھنا ہے۔ تو میں کوئی خرچ نہیں دوں گا۔ اب یہ ماں کی مامتا سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ مقصد اگر نیک بھی ہے تو ذرائع نیک استعمال نہیں کر رہا۔ اس اصولی تعلیم کو اللہ تعالےٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

لا تضار والدۃ بولدھا
ولا مولود لہ بولدہٖ

ایسے ہی اگر آپ کسی بھوکے کی مدد کرنا چاہتے ہیں یا کسی بے کس کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو جائز نہیں ہے کہ کسی کا مال چرا کر آپ اسکو دے دیں۔ آپ نے ایک نیکی کی لیکن اس کی بنیاد گناہ پر رکھی۔ آپ کا مقصد نیک تھا۔ کہ ایک بھوکے کو روٹی میسر ہو۔ لیکن آپ نے دوسرے کا رزق چرا کر اسے دے دیا۔ یہ جائز نہیں نیک مقصد کے لئے ذرائع بھی نیک ہونے چاہئیں نہ کہ ناجائز۔ سرور کائنات نے ان الفاظ میں اس حقیقت کو بیان فرمایا

لا صدقۃ من غلول (ترمذی)

کہ چوری یا خیانت کر کے صدقہ کیا جائے یہ جائز نہیں کہ نیک مقصد کے ذرائع نیک نہیں ہیں۔

اب سٹرائکیں اور ہڑتالیں ہیں انکو بھی آپ اس اصل کے ماتحت پرکھیں کہ مقصد کے حصول کے لئے ذرائع جو اختیار کئے جاتے ہیں وہ ہیں جن سے پبلک کی زندگی مسدود ہو جاتی ہے۔

فرض کریجئے ڈاک خانہ میں ہڑتال ہو جاتی ہے۔ تار یں بھی آرڈر بھیجئے۔ ضروری خطوط سب رکے پڑے ہیں۔ اس کا نقصان پبلک کو ہو رہا ہے۔ ملک میں قحط کی صورت ہے غلے کے جہاز بندرگاہ میں لنگر انداز ہیں لیکن مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس کا نقصان کس کو ہے؟ یہاں بھی حکومت کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ ناجائز ذرائع سے کہ کاش حکومت بھی لوگوں کے جائز حقوق از خود ہی دیدیا کرے۔ یا ایک آدمی کے سینے پہ ہی حق بات کو مان لیا کرے۔ (۲) دوسری طرف ہمارے ملک کا مذہبی طبقہ ہے۔ جو قرآن کا عالم کہلاتا ہے حدیث کا ماہر کہلاتا ہے۔ لیکن حکومت کو بدلنے کے لئے مذہب کو استعمال کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ حکومت کے کارندے غیر صالح ہیں حالانکہ وہ سودا خریدتے وقت یا وکیل کرتے وقت یہ کبھی نہیں سوچتا کہ میں کسی عالم دین سے ہی خریدوں۔ اسے جہاں سے اچھا اور سستا سودا ملتا ہے۔ وہ خرید لیتا ہے۔ اس نے کبھی نہیں سوچا۔ کہ یہ گڑ شکر جو وہ کھاتا ہے یہ مسلمان نے بنائی ہے۔ یا گاؤں کے عیسائی نے۔ لیکن کہتا ہے وزیر خوراک کوئی متشرع ڈاڑھی والا مسلمان ہی ہونا چاہیئے حالانکہ اگر وہ حکومت کی تبدیلی چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ مسائل لوگوں کے سامنے رکھے جن کے حل میں حکومت ناکام رہی ہو۔ اور پھر ان کا حل پیش کرے۔ لیکن وہ اسی مقصد کے لئے (چہ جائیکہ مقصد نیک بھی ہے یا نہیں) وہ ذرائع ناجائز استعمال کرتا ہے۔ جیسے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ اسلام کے زریں اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ تمہارا مقصد نیک ہو اور پھر اس کے حصول کے لئے جو ذرائع ہوں۔ وہ بھی نیک ہوں۔ یہ اسلام نہیں اشتراکیت ہے کہ اپنے مقصد کو حاصل کیا جائے۔ خواہ اس کے لئے کوئی بھی طریق اختیار کیوں نہ کیا جائے۔

جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب

ربوہ ۲۰ مارچ۔ آج جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب منائی گئی۔ جس میں باہر سے آنے والے ان مبلغین کرام کو جو جامعہ احمدیہ کے ہی فارغ التحصیل ہیں۔ ان کی کامران واپسی پر ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔ نیز محترم استاد چوہدری غلام حیدر صاحب جو کئی سال جامعہ احمدیہ میں بطور انگلش ٹیچر کے گذار چکے ہیں اور اب گھٹیالیاں تبدیل ہو رہے ہیں۔ انہیں الوداع کہا گیا۔ چوہدری صاحب موصوف کے چلے جانے سے جامعہ میں ایک بھاری خلا پیدا ہو رہا ہے۔

تقریب کا آغاز زیر صدارت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پرنسپل جامعہ منصور احمد صاحب انڈونیشین کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مرزا محمد سلیم صاحب نے کلام محمود سے حضور ایدہ اللہ کا کلام سنایا۔

اساتذہ جامعہ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ نے مبلغین کرام کی خدمت میں جن میں حکیم عبد الرشید صاحب ارشد مبلغ انڈونیشیا اور سید ولی اللہ شاہ صاحب مبلغ ایسٹ افریقہ شامل تھے) خوش آمدید کہا۔ اور کامیاب مراجعت پر ہدیہ تبریک پیش کیا۔ اسکے بعد چوہدری غلام حیدر صاحب کے بارہ میں اساتذہ کے دلی جذبات کا اظہار فرمایا۔

قاضی صاحب محترم کے بعد خاکسار نے طلبائے جامعہ کی طرف سے مبلغین کرام کی خدمت میں خوش آمدید کہتے ہوئے درخواست کی کہ وہ ہمیں اپنے خیالات سے مستفیض فرمادیں اس کے بعد خاکسار نے چوہدری صاحب موصوف کے متعلق طلباء جامعہ کے دلی جذبات کا اظہار کرنے کی کوشش کی۔

چوہدری صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں بھی آپ لوگوں کو چھوڑ کر جانے پر خوش نہیں ہوں لیکن سلسلہ کی بہتری اسی میں ہے۔

اس کے بعد مبلغین کرام میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے مشن کے حالات طلباء کو سنائے ——— آخر میں حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے دعا فرمائی۔

(فضل الرحمٰن نعیم سیکرٹری بزم جامعہ احمدیہ ربوہ)

دار القضاء کا اعلان

مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل (سابق ملازم ورود میڈیکل سٹور سرگودھا) حال کارکن دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ نے درخواست دی ہے۔ کہ مسٹر سلطان محمود صاحب وغیرہ نے مجھ سے پچاس روپے برائے خرید حصص دی اورنیٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن وصول کئے تھے۔ مگر وہ روپے کمپنی مذکور میں جمع نہیں کئے۔ مسٹر سلطان محمود صاحب موصوف کو معمول طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکتی۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ دس یوم تک تحریری جواب دیں۔ نیز اپنا موجودہ ایڈریس بھیجدیں۔ اور پیروی کے لئے ۱۲ اپریل ۱۹۵۵ء بوقت دس بجے صبح دفتر ھذا میں پہنچ جائیں۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

کتب کی ضرورت

"کسی صاحب کے پاس اگر مندرجہ ذیل کتب موجود ہوں۔ تو مجھے اطلاع دیں میں قیمتاً خرید کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) سیرۃ خاتم النبیین جلد اول حصہ اول، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مشتملہ مکی زندگی تا ہجرت۔

(۲) سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم جلد دوم مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب

(مطیع الرحمٰن بنگالی)
(ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

دعوت ولیمہ

ربوہ ۲۱ مارچ۔ آج بعد نماز مغرب مرزا اسلم بیگ صاحب آف ٹانگا (مشرقی افریقہ) ابن مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نے اپنی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے شرکت فرمائی ——— آپ کی شادی بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مرزا عبد الحمید صاحب کارکن دفتر بیت المال سے ہوئی ہے۔ اور ۲۰ مارچ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص" اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں یعنی تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے یہ درست نہیں ہے

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کیلئے جاری فرمایا تھا اور موصی احباب کیلئے اس کی شرح ۲ دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔

چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۷۵,۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی اور کچھ وعدہ جات لکھوائے اس وقت تک اس مد میں کل وصولی -/۲۸۳۴۱ روپے ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پر خرچ کا اندازہ ۲ دو لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔

حضور نے اپنے پیغام ۱۳ مارچ ۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی

ناظر بیت المال ربوہ

حضور ایدہ اللہ کیلئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

جہلم :- مورخہ ۲۷/۲/۵۵ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی اطلاع پاکر ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ اور ۲۳/۲/۵۵ کو تقریباً ڈیڑھ صد غرباء کو کھانا پکا کر کھلایا گیا۔ ۱۴/۲/۵۵ کو حضور کی صحت کے متعلق پڑھ کر ۲۵/- روپے بطور شکرانہ غرباء میں تقسیم کئے گئے

ایم عبد الغنی سیکرٹری امور عامہ جہلم

دنیا پور : جماعت احمدیہ دنیا پور نے حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فداہ نفسی کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعائیں مانگیں۔ اور جمعرات اور سوموار کو روزہ بھی رکھا۔ اور مکرم شیخ محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دنیا پور نے دو دیگیں چاولوں کی غرباء میں تقسیم کیں۔ نیز حضور کے علاج یورپ کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ دنیا پور ضلع ملتان

درخواستہائے دعا

(۱) میرے تین لڑکے مختلف امتحان دے رہے ہیں۔ اعلےٰ کامیابی کیلئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

حکیم سید عبد الباری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلہ گوجرہ والا ضلع ملتان

(۲) بندہ امسال ایف ایس سی کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

محمد رفیق ایف۔ ایس سی (میڈیکل) گورنمنٹ کالج لائلپور

(۳) والد صاحب پر عرصہ ایک سال سے مقدمہ بنا ہوا ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں نیز میں خود آجکل کئی قسم کی مشکلات سے دوچار ہوں براہ کرم میرے لئے احباب دعا فرمائیں

نذیر عباسی تناب نارم ضلع پشاور

(۴) پروفیسر اخوند محمد عبد القادر خان صاحب وائس پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی والدہ ماجدہ بلڈ پریشر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشاد محمد خان عفی عنہ آف ڈیرہ غازیخان

(۵) میری بیوی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ بزرگان جماعت سے استدعا ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد سعید دار الرحمت ربوہ

مجلس مشاورت کیلئے نمائندگان کا انتخاب

ضروری ہدایات

انتخاب نمائندگان کے متعلق عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اور رائے دہندگان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں :-

(۱) نمائندہ مخلص اور صائب الرائے ہو۔

(۲) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

(۳) شعار اسلامی کا پابند یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

(۴) طالب علم نہ ہو۔

(۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ :- بقایا دار بنظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ نہ دیا ہو۔

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں :-

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو ۲ نمائندے

// // // //	۵۱	سے	۱۰۰	//	۳ نمائندے
// // // //	۱۰۱	//	۲۰۰	//	۴ //
// // // //	۳۰۱	//	۵۰۰	//	۶ //
// // // //	۵۰۱	//	۱۰۰۰	//	۸ //
// // // //	۱۰۰۰	سے زائد		//	۱۲ //

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنےٰ نہیں ہوں گے یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے اور مزید صرف تین کا انتخاب ہو گا۔

نوٹ :- چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہو گی۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک یہ ہدایت بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ منتخب نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ کر کے مقرر کرنا ضروری ہے۔

جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو اسماء نمائندگان سے مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ

جھنگ و گھیانہ میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب کا مخلصانہ لبیک

۲۷ فروری کو حضور کی تشویشناک علالت کی خبر ملنے پر احباب فوراً مسجد احمدیہ گھیانہ میں جمع ہوئے اور حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئے عمر کے واسطے بڑی لمبی اجتماعی دعا کی گئی۔ اور فوراً حضور کے واسطے رقم جمع کر کے پانچ جانور صدقہ کئے۔ بعد ازاں احباب جماعت احمدیہ جھنگ تشریف لے گئے اور پھر دوبارہ اجتماعی دعا کی گئی

بر موقعہ جمعہ خاکسار نے حضور کے پیغام مجریہ ۱۱/۳/۵۵ کی تعمیل میں احباب جماعت احمدیہ گھیانہ سے سفر یورپ کے واسطے نذرانہ کی اپیل کی جس پر احباب نے نہایت شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے نقد اور وعدے لکھوائے گئے اس وقت تک مبلغ ۲۰۷/۳/۸ روپے نقد جمع ہو چکے ہیں۔ فراہمی چندہ میں مکرمی میاں محمد رمضان صاحب مکرمی چودھری عبد الوحید صاحب اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ گھیانہ نے نہایت تندہی سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ گھیانہ ضلع جہلم

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۳۱۷۳ منکہ عبد اللطیف ولد منور احمد خاں صاحب قوم مسلم راجپوت ملکانہ پیشہ طالب علم عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ کاگارول ضلع آگرہ صوبہ یو۔پی آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میں اپنی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہر قسم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی زندگی میں ہی جو رقم یا جائیداد بطور حصہ جائیداد با خذ رسید حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ وہ بعد از وفات حساب مجرا کی جائے گی۔ میرا گذارہ اس وقت مبلغ -/۲۰ روپیہ ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ملتا ہے۔ میری آمد میں جو کمی بیشی ہوگی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبد اللطیف
گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ قادیان دار الامان دار المسیح۔ گواہ شد عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ موصی ۱۰۶۵۰ $\frac{۲}{۵۴}$ ۔۲۷

قـ ۱۳۱۷۴ منکہ بی بی زوجہ عبد الرحیم صاحب سندھی قوم کمہار پیشہ درویش عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن بھٹیاں حال قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آج بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد (مکان یا زمین) کوئی نہیں۔ میرا زیور مندرجہ ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی ایک تولہ ناممہ طلائی ایک تولہ۔ زیور چاندی قیمتی -/۱۰ روپے ہے جس کی کل قیمت مبلغ -/۱۸۰ روپے ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ نامہ طلائی کی صورت میں وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی زیور یا نقدی کی صورت میں کوئی چیز نہیں ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری مندرجہ بالا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میرے فوت ہونے پر جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس پر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا مسمات بی بی $\frac{۱۰}{۵۴}$ ۔۱۱
گواہ شد عبد الرحیم سندھی خاوند موصیہ گواہ شد عبد القدیر سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ قادیان $\frac{۳}{۵۴}$ ۔

قـ ۱۳۱۷۷ منکہ نجم النساء زوجہ نذیر احمد صاحب پشاوری پیشہ خانہ داری عمر ۱۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۳ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں صرف حق مہر مبلغ پانسو روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ زیور وغیرہ کی صورت میں کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بطور حصہ جائیداد ادا کر دوں۔ تو بوقت وفات ادا شدہ رقم مجرا کی جائیگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ الامۃ: نجم النساء۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ دار المسیح قادیان دار الامان۔ گواہ شد نذیر احمد پشاوری خاوند موصیہ درویش قادیان۔

قـ ۱۳۱۷۸ منکہ نسیم اختر النساء بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد مہار قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی حال قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اور زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔ گلوبند چار تولے قیمتی -/۴۰۰ روپے۔ کڑے ۴ تولہ قیمتی -/۴۰۰ کلپ ۱ تولہ قیمتی -/۱۰۰ کانٹے ۱½ تولہ یک صد پچیس روپیہ۔ انگوٹھیاں ۳ عدد ۱۰ ماشہ قیمتی -/۸۰ روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خود صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ۔۔ کی قیمت ۔۔ کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد میرے قبضہ میں آئے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نسیم اختر النساء بیگم بقلم خود گواہ شد بشیر احمد خاوند موصیہ موصی ۱۵۶۲۱ $\frac{۵}{۵۴}$ ۔۲ گواہ شد فتح محمد کارکن بہشتی مقبرہ موصی ۱۰۲۹۷ قادیان $\frac{۵}{۵۴}$ ۔۱۳

قـ نمبر ۱۳۱۷۹ منکہ سیدہ رضیہ بیگم زوجہ سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی سکنہ رسول پور ڈاکخانہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند کے ذمہ گیارہ سو روپیہ مہر کا ہے اور مندرجہ زیورات میرے پاس ہیں۔ زیورات طلائی و نقرئی بارہ تولہ جن کی قیمت -/۲۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد میری وفات پر ثابت ہو یا اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد رضیہ بیگم احمدی موصیہ۔ گواہ شد سید فضل عمر کٹکی خاوند موصیہ گواہ شد مرزا ظہیر الدین منور انسپکٹر بیت المال

قـ نمبر ۱۳۱۸۰ منکہ نعمت اللہ غوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب غوری قوم مسلمان احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی سکنہ یادگیر ریاست حیدرآباد دکن آج بتاریخ ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں اور نہ ہی منقولہ ہے۔ نیز مجھے اس وقت بصورت ملازمت خانگی مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار تنخواہ روپے ماہوار تنخواہ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر جائداد میری ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۲ اگست ۵۴ء العبد نعمت اللہ غوری۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل یادگیر۔ گواہ شد سیٹھ محمد عبد الحی احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر۔

قـ نمبر ۱۳۱۸۱ منکہ ایس۔ ایچ یوسف صاحب ولد شیخ داؤد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۶ء ساکن حال ۔۔ آج بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ہاں میری ماہوار آمد بصورت تجارت اس وقت چالیس ۴۰ روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میرے فوت ہونے پر ۔۔ کوئی اور جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ
العبد ایس۔ ایچ یوسف دستخط بحروف انگریزی۔ گواہ شد اصغر شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی $\frac{۸}{۵۴}$ ۔۱۴ گواہ شد محمد زین الدین آف پنگاڈی حال بمبئی دستخط بحروف انگریزی

قـ نمبر ۱۳۱۸۳ منکہ حسنی بیگم زوجہ قریشی فضل حق صاحب قوم راعی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۷ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی کانٹے دو عدد وزن نصف تولہ۔ کڑے دو عدد طلائی وزن ڈیڑھ تولہ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ میرے خاوند ہے میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو اور اس کا حصہ ادا کر کے رسید نہ حاصل کی گئی ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک مقبرہ ہوگی۔
العبد حسنی بیگم۔ گواہ شد ملک صلاح الدین ایم۔ اے حال ایڈیٹر بدر $\frac{۱}{۵۵}$ ۔۱۵ گواہ شد قریشی فضل حق خاوند موصیہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان حلقہ مسجد مبارک۔ گواہ شد عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

قـ نمبر ۱۳۱۸۴ منکہ جمشید احمد خاں ولد مقبول جان صاحب قوم بلوچ پیشہ زراعت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن رتنیہ ڈاکخانہ گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر یو۔پی۔ آج بتاریخ ۳ فروری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے جو کہ میرے قبضہ میں ہے۔ زرعی زمین قریباً دس بیگہ نام ہے جس کا میں اکیلا مالک ہوں۔ اس جائداد کی قیمت موجودہ فی بیگہ دو سو روپیہ کے حساب سے دس بیگہ کی قیمت -/۲۰۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس جائداد کے حصہ کو کسی وجہ سے اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے ترکہ سے حاصل کر لے۔ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں اور بھی اگر کوئی آمدنی یا جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد جمشید احمد خاں۔ گواہ شد انور احمد خاں بقلم خود
گواہ شد علی احمد خاں بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رتنیہ

پروگرام اوقات مجلس مشاورت

۷ر اپریل ۱۹۵۵ء بروز جمعرات

۲-۳۰ بجے سے ۳-۰۰ بجے تک تلاوت ۔ دعاء ۔ افتتاحی تقریر حضور صدر مجلس
۳-۰۰ ″ ″ ۴-۳۰ ″ ایجنڈا پیش ہونے کے بعد تقرر سب کمیٹیاں ۔

۸ر اپریل بروز جمعہ

۲-۳۰ بجے سے ۲-۴۵ بجے تک ۔ تلاوت و دعاء
۲-۴۵ ″ ″ ۳-۰۰ ″ ″ رپورٹ تعمیل فیصلہ جات مشاورت سال گذشتہ ۔ از ناظر صاحب اعلیٰ
۳-۰۰ ″ ″ ۳-۵ ″ ″ اطلاع اضافہ ہائے بجٹ از سیکرٹری مجلس مشاورت
۳-۵ ″ ″ ۵-۳۰ ″ ″ رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ

۹ر اپریل بروز ہفتہ

۷-۳۰ بجے سے ۱۲-۰۰ بجے تک ۔ رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ
۲-۳۰ ″ ″ ۵-۳۰ ″ ″ ۔ رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ

۱۰ر اپریل بروز اتوار

۷-۳۰ بجے سے ۱۲-۰۰ بجے تک ۔ رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ و اختتامی تقریر حضور صدر مجلس ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ)

پاکستان کے قومی جھنڈے کی توہین کسی طرح برداشت نہیں کی جا سکتی

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی ماہانہ نشری تقریر

کراچی ۲ر اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل اپنی ماہانہ نشری تقریر میں افغانستان کے حکمران گروہ کو متنبہ کیا کہ وہ پاکستان کے گھریلو معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک پاکستان کے قومی جھنڈے کی توہین کا مناسب ازالہ نہ ہو جائے۔ حکومت چین سے نہیں بیٹھے گی۔ مسٹر محمد علی نے کابل میں پاکستانی سفارت خانے پر حملہ اور افغان وزیر اعظم کی حالیہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ افغانستان کے باشندے ہمارے بھائی ہیں۔ لیکن وہاں کا حکمران گروہ پختونستان کا سٹنٹ کھڑا کر کے اپنے عوام کی توجہ ڈکٹیٹر شپ سے ہٹانا چاہتا ہے۔ اور انہیں جمہوری طرز کی حکومت دینے سے گریز کر رہا ہے۔

افغانی سفیر کی وزیر اعظم سے ملاقات

کراچی ۲ر اپریل۔ پاکستان میں افغانی سفیر اور ناظم الامور سردار محمد عتیق خاں رفیق نے کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔ اور کابل کے حالیہ حادثہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ سردار عتیق خاں نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا۔ کہ وہ انڈونیشیا سے وزیر اعظم کی واپسی کے بعد پھر ملاقات کریں گے۔ وزیر اعظم جو باندونگ جا رہے ہیں۔ خیال ہے کہ ایک ہفتہ تک واپس آ جائیں گے۔ افغان سفیر نے کہا۔ کہ فوری طور پر میرا کابل جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ افغانستان کے سفارت خانے سے کل ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ افغانستان کی حکومت نے اپنی وزارت خارجہ کے ذریعے حکومت پاکستان سے اس حادثہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

ہاکی میچ دیکھنے کے لئے ویزا

لاہور ۲ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پنجاب پولیس کی ہاکی ٹیم نمائشی میچ کھیلنے کے لئے امرتسر اور جالندھر جا رہی ہے۔ میچ دیکھنے کے لئے ویزا لاہور میں بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر سے کل سے جاری کئے جائیں گے۔

سہروردی وزیر اعظم کے ہمراہ جائیں گے

کراچی ۲ر اپریل۔ وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی مجوزہ افریقی ایشیائی کانفرنس میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے ہمراہ جائیں گے کانفرنس باندونگ میں ۱۸ر اپریل سے ہو رہی ہے۔ خیال ہے کہ کانفرنس میں شرکت کرنے والا پاکستانی وفد ۱۴ یا ۱۵ اپریل کو جکارتہ روانہ ہو جائے گا۔

تجارتی نرخ

بازار صرافہ لاہور

سونا پانسہ ۱۰۴/۸ سونا تیزابی ۱۰۴/- پونڈ ۶۵/- روپے ۔ چاندی تھوبی ۱۵۴/- روپے۔ چاندی سکہ ۱۴۵/- روپے۔ چاندی تیزابی ۱۶۰/-

لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۰/- تا ۱۳/- روپے ۔ گڑ رس کٹ ۳/- تا ۸/- شکر ۱۱/- تا ۱۴/- دیسی کھانڈ ۲۰/- روپے تا ۲۶/- روپے ۔ چاول باسمتی ۲۱/- تا ۲۳/- چاول سیلہ ۲۱/- روپے تا ۲۲/- روپے۔ چنے سیاہ ۶/۱۲ روپے ، ماش سیاہ ۱۱/- تا ۱۲/۸ ماش سبز ۱۳/- تا ۱۴/- روپے باجرہ ۶/۸ مکی سرخ ۸/- مکی سفید ۸/- گوارا ۶/۱۲ روپے ۔ توریہ ۱۲/- روپے مرچ سرخ قصوری ۲۲/- روپے تا ۳۰/- مرچ سرخ ڈنڈی توک ۳۵/- روپے تا ۴۸/- روپے۔

ایک اور حملہ

پشاور ۲ر اپریل۔ جلال آباد سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں کل تیسرے پہر پاکستانی قونصل خانے پر حملہ کر کے فرنیچر اور سامان تباہ کر دیا گیا۔ افغان بلوائی پاکستان کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔

فلپائن میں خوفناک زلزلہ

لندن ۲ر اپریل۔ فلپائن کے ایک جزیرے میں کل نہایت شدید زلزلہ آیا ہے۔ جس سے تقریباً سترہ سو افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ایک سرکاری اعلامیہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس جزیرے کی تاریخ میں یہ بدترین زلزلہ ہے۔ خدشہ ہے کہ دو سو سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق ۱۵۰۰ افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

بھارت میں غیر ملکی رہنماؤں کی آمد

دہلی ۲ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اپریل کے پہلے دو ہفتوں میں وزیر اعظم مصر کرنل ناصر، افغانستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سردار محمد نعیم، ویت منہ کے وزیر خارجہ فام وان ڈونگ اور ویت نام کے وزیر خارجہ ٹران وان ڈان دہلی پہنچنے والے ہیں۔ وزیر اعظم مصر اور افغانستان کے وزیر خارجہ کے ہمراہ سردار نجیب اللہ خاں بھی ہوں گے۔ جو کبھی بھارت میں افغانستان کے سفیر تھے اور اپنے پاکستان دشمن نظریات کیلئے مشہور ہیں۔ ۱۵ر اپریل کو پنڈت نہرو کے ساتھ بنڈونگ کانفرنس میں شرکت کیلئے روانہ ہوں گے۔

صدر آئزن ہاور کا اولین نصب العین

گرین ول (جنوبی کیرولینا) ۲ر اپریل۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے ادارہ کے ناظم مسٹر ہیرالڈ سٹیسن نے کہا ہے کہ صدر آئزن ہاور کا اولین نصب العین امن ہے۔ ایک ایسا محفوظ امن جس میں امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک ترقی کر سکیں اور اعلیٰ معیار زندگی حاصل کر سکیں۔

پاکستان عراق ترکیہ معاہدہ میں شریک ہوگا

استنبول ۲ر اپریل۔ ترکیہ میں پاکستانی سفیر میاں امین الدین نے کہا ہے کہ پاکستان عراق ترکیہ معاہدہ میں شمولیت پر غور کر رہا ہے اور پاکستان اور ترکیہ میں اس مسئلہ پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔

فرانس اور تونس کی بات چیت

پیرس ۲ر اپریل۔ تونس کو حکومت خود اختیاری دینے کے مسئلہ پر کل فرانس اور تونس کے نمائندوں کی بات چیت شروع ہو گئی۔

ماریشس کے فسادات کی تحقیقات

ماریشس ۲ر اپریل۔ ماریشس کے گورنر سر رابرٹ سکاٹ نے حالیہ ہندو مسلم فسادات کے سلسلہ میں ایک مجسٹریٹ کو تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے۔

"شکاگو ٹربیون" کے ایڈیٹر کا انتقال

شکاگو ۲ر اپریل۔ "شکاگو ٹربیون" کے ایڈیٹر کرنل رابرٹ میکارمک کل ۷۴ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ گذشتہ دو سال سے علیل تھے۔